بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

بروز بدھ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۱۵ پیسے

The Daily ALFAZL RABWAH

جلد ۶۲/۳۷ | ۲۷ شعبان ۱۳۹۳ھ | ۲۶ تبوک ۱۳۵۲ ہش | ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لندن سے کراچی تشریف لے آئے

احباب جماعت کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام

محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بذریعہ فون محترم امیر صاحب مقامی کو یہ اطلاع دی ہے کہ :-

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج (۲۵ ستمبر) صبح ساڑھے پانچ بجے مع ارکان قافلہ بخیریت لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ نے سب احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام دیا ہے"

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ کا جو گرامی نامہ (محررہ ۱۸ ستمبر ۷۳ء) لندن سے مکرم سید مسعود احمد صاحب کے نام موصول ہوا اس میں حضور نے ارشاد فرمایا:

"ہم انشاء اللہ اب جلد ہی واپس آنے والے ہیں۔ امید ہے کہ ربوہ میں ہر طرح خیریت ہوگی۔ میری طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ میری طرف سے احباب جماعت کو السلام علیکم کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ وھو المجیب"

احباب حضور کی صحت و سلامتی درازی عمر اور بخیریت ربوہ مراجعت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اعلان

الفضل کا ۳۰ ستمبر کا پرچہ خاص نمبر ہوگا جس کی قیمت ۳۰ پیسے ہوگی۔ ایجنٹ صاحبان نوٹ فرمائیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیندار انسان دنیاداروں کی طرف رجوع کرنے میں اپنی ذلت سمجھتا ہے

انہیں جس قدر تکالیف دی جاتی ہیں وہ ان کی مقبولیت کا ذریعہ بن جاتی ہیں

"دیندار آدمی دنیاداروں کی طرف رجوع کرنے میں اپنی ذلت اور توہین سمجھتا ہے۔ ایک صحابی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض تھے۔ اس وقت ایک بادشاہ نے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا اور چاہا کہ وہ اس کے پاس چلے آویں صحابی نے اس خط کو لے کر تنور میں پھینک دیا اور رونا شروع کر دیا کہ ایک طرف تو میری یہ حالت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں اور دوسری طرف میں یہاں تک گر گیا کہ ایک کافر میرے ایمان پر طمع کرنے لگا مجھ سے ضرور کوئی سخت معصیت ہوئی ہے سو جس قدر زیادہ دینداری اور خدا پرستی ہوگی اسی قدر اہل دنیا سے نفرت پیدا ہوگی۔ ہم کو جس قدر تکالیف دی گئی ہیں اور جس قدر شتب و شتم کیا گیا ہے یہ ہماری تبلیغ کے لئے ذریعہ ہو گیا ہے جیسے جس قدر گرمی شدت سے ہو برسات بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ عرب کے لوگ عیش و عشرت اور ناپاک خواہشوں اور فعلوں میں مستغرق تھے انہیں مذہب اور مذہبی مباحثات سے کیا کام تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں یوں کھڑے ہو گئے جیسے کوئی بڑا عاشق مذہب دیندار ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ اس شور سے ساری قوموں میں جلد جلد آپ کی دعوت پھیل جائے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکالیف دیں۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کا منشا تھا۔ اسی طرح پر یہاں دیکھ لو کہ کس قدر زور شور سے مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ... ...

ایک چھوٹے سے مسئلہ وفات و حیات مسیح پر وہ شور اٹھایا گیا جس کی حد نہیں رہی۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ اس میں راز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی اشاعت چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۵۸ و ۳۵۹)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

محبت اور پیار کے ساتھ دنیا کے دل جیتیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں فرینکفورٹ کے نمائندگان پریس کو بتایا:-

"دنیا میں اسلام کے ذریعہ جو حقیقی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز تحریک احمدیت کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبت اور پیار کے ساتھ دنیا کے دل جیت لیں گے۔ حضور نے فرمایا اب دنیا کی نجات اسلام ہی کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو دنیا میں کامل ترین اور آخری مذہب ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں کرنا پڑیں گی۔ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے دفتر سے سو فی صد ادا کر دیجئے۔ اس میں بالکل تاخیر نہ ہو۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر مسعود احمد چوہدری۔ سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۵۲ ہش

اعجازِ قرآنِ مجید کے دو اہم بالشان پہلو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا تھا اور یہ مقصد جیسا کہ آپ نے خود بار بار واضح فرمایا۔ قرآن کی عالمگیر بنیادوں پر اشاعت کے بغیر پورا ہونا ممکن نہ تھا اس لئے آپ نے قرآن مجید کی عظمت و بے انداز افادیت، اس کے بے مثال و لازوال حسن و جمال، اس کے طیب و شیریں ثمرات اور انقلاب تاثیرات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے علاوہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ وہ قرآن کو ہاتھ میں لیکر نکلیں تو وہ اس میں بیان کردہ صداقتوں، اس میں پوشیدہ غیر محدود حقائق و معارف اور اس کی معجزانہ تاثیرات کی مدد سے دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کرکے انہیں اس کا گرویدہ بنا سکتے ہیں اور اس طرح اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر قرآن مجید کا کھلا کھلا اعجاز اس امر کو قرار دیا کہ اب قیامت تک کے واسطے صرف اور صرف قرآن مجید ہی وہ آسمانی کتاب ہے جس کی اتباع کے نتیجہ میں انسان نہ صرف یہ کہ خدا کو پا سکتا ہے بلکہ مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ کے شرف سے بھی مشرف ہو سکتا ہے۔ بجز قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع کے کوئی اور کتاب یا واسطہ ایسا نہیں ہے اور نہ قیامت تک ہوگا کہ جس کی مدد سے انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکے۔ دوسرا امر جس پر آپ نے خاص زور دیا وہ یہ ہے کہ قرآن مجید غیر محدود حقائق و معارف کا مخزن ہے اسی لئے ہر زمانہ کی مشکلات اور مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ قیامت تک رونما ہونے والے بنی نوع انسان کی کوئی ضرورت ایسی نہیں ہو سکتی جو قرآن مجید کی پیروی اور اتباع سے پوری نہ ہو سکے کیونکہ قرآن مجید اپنے غیر محدود حقائق و معارف کی وجہ سے نوع انسان کی ہر ضرورت کا متکفل ہے اور وہ حقیقی طور پر صرف اور صرف اس کی پیروی اور اتباع سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ کوئی اور ذریعہ ایسا نہیں ہے جسے اختیار کرنے سے نوع انسان کی زمانہ کے ساتھ پیدا ہونے والی نئی نئی ضرورتیں اور احتیاجیں پوری ہو سکیں۔ قرآن مجید کے ان دو عظیم الشان فضائل کو ذہن نشین کرانے کے بعد آپ نے قرآن مجید کو ہر ملک اور ہر قوم حتیٰ کہ یورپ اور امریکہ کے باشندوں تک پہنچانے اور انہیں نجات کے حقیقی سرچشمہ سے سیراب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مثال کے طور پر آپ نے قرآن مجید کی کامل اتباع کے نتیجہ میں شرف مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے، وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں، وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دعا سے اٹھے گا میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹)

نیز قرآن مجید کے اس دوسرے عظیم الشان اعجاز کا ذکر کرتے ہوئے کہ قرآن مجید غیر محدود حقائق و معارف اپنے اندر رکھتا ہے اور اسکے ذریعہ ہر قوم اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو ساکت و لاجواب کیا جا سکتا ہے آپ نے پوری تحدی کے ساتھ رقم فرمایا:-

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کرکے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپی یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق اور دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔ وَمَن لم یؤمن بذٰلک الاعجاز فواللہ ما قدر القرآن حق قدرہٖ و ما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہٖ۔

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود حقائق و معارف کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اسکی پوری دافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔" (ازالۂ اوہام صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸)

اعجازِ قرآن مجید کے ان عظیم الشان پہلوؤں کو جن میں سے دو پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف الفاظ میں ہم نے یہاں درج کئے ہیں یورپین اور امریکن اقوام کے ایک ایک فرد تک خود انہیں کی مقامی زبانوں میں پہنچانے اور انہیں ملزم و ساکت و لاجواب کرکے انہیں قرآن مجید کے بے مثال و لازوال حسن و جمال کا والا و شیدا بنانے اور انہیں اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لانے کے نہایت وسیع انتظامات کا آغاز کرنے کی غرض سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ سفر یورپ اختیار فرمایا ہے۔ یہی اس الٰہی سفر کا اصل مقصد اور بنیادی غرض و غایت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سفر کی غیر معمولی کامیابی، اس کے نہایت درجہ بابرکت اختتام اور حضور ایدہ اللہ کی بانیل مرام بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت کیلئے درد والحاح سے دعاؤں میں دن اور رات مصروف رہیں۔ اب جبکہ حضور کا یہ تاریخی سفر اختتام پذیر ہونے والا ہے ہمارا کوئی لمحہ اور ثانیہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جس میں ہم ان دردمندانہ دعاؤں سے غافل ہوں۔

قطعہ

فرض ہے ہمیشہ خدمتِ قرآں
لابدی ہے اشاعتِ قرآں
یہ بھی احسانِ حق تعالےٰ ہے
کہ عطاء کی محبتِ قرآں

(نقیب زنانی ربوہ)

رمضان المبارک

کے بارہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات

از حلیمہ زاہدہ صاحبہ ایم اے ربوہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم کمزور بندوں کو اپنی شفقت سے ہر سال رمضان کے مبارک مہینہ کی نعمت سے نوازا ہوا ہے ۔ انسان سارا سال دنیاوی کاموں اور کچھ اپنی اپنی مرضی سے بسا اوقات احکام خداوندی کے بجا لانے میں سستی دکھاتا ہے ۔ یہاں تک بعض دفعہ یہی سستی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے ۔ یہ اس کی شفقت ہی ہے کہ اس نے ہم ناتوانوں کو ایک خصوصی موقعہ فراہم کیا کہ ہم اس ایک ماہ میں اپنی گذشتہ کمزوریوں اور کوتاہیوں کے لئے اس کے حضور گڑگڑا کر مغفرت طلب کریں اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کریں ۔

اللہ تعالیٰ نے تو یہ مہینہ ہی اسی غرض فرمایا ہے کہ ہم اپنے لئے اس کی ناراضگی اور عذاب سے بچنے کا سامان کریں ۔ وہ اپنے بندے کو بار بار موقعہ دیتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلے اور اس کا عبد بن جائے ۔ بندے آپ ہی اپنی غفلت اور بداعمالی کی وجہ سے خود کو اس کی سزا کا مورد بنا لیتے ہیں ۔ حدیث نبوی کے مطابق بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا ۔ مگر اسکے گناہ نہ بخشے گئے

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی تپش اور جلن کے ہیں ۔ حضرت عمرؓ رمضان کے نام کی یہ وجہ بتلاتے ہیں کہ

اِنَّمَا سُمِّیَ رَمَضَانَ لِاَنَّ الذُّنُوْبَ تُرْمَضُ فِیْہِ

کہ اس ماہ کا نام رمضان اسلئے رکھا گیا کہ اس میں عبادت کی وجہ سے گناہ جل جاتے ہیں ۔

روزوں کے نتیجہ میں ایمان کی حرارت بڑھ جاتی ہے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق اور حرارت دینی ہوتی ہے"

(الحکم ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

ماہ رمضان موجب نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ۔

کہ جو مخلص نیت سے ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آغاز سے پہلے ہی اس کی تیاری شروع فرما دیتے ۔ یعنی شعبان کے مہینہ میں بکثرت دعائیں شروع کر دیتے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے نیز اس کی عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور اپنے عملی نمونہ سے صحابہ کرام کو اپنی کمریں کس لینے کی تلقین فرماتے تو اس کے شروع ہو جانے پر وہ پوری طرح مستعد ہوں ۔ حضور نے صحابہ کرامؓ کو خطبہ میں مخاطب کرتے ہوئے ایک بار فرمایا :-

"لوگو ! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آیا ہے اس میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے ۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب دوسرے ایام کی فرض عبادت کے برابر ہے یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے یہ مہینہ باہمی ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور وہ آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور اس کے روزہ کے برابر ثواب پائے گا ۔ بغیر اسکے کہ اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ گھٹایا جائے" (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے ۔

روزے دار کی غیر معمولی عزت افزائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ۔

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے

اسی طرح ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا ایک خاص دروازہ ہے جسے ریان (یعنی سیرابی کا دروازہ) کہتے ہیں قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے ۔ اور اس میں سے کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا چنانچہ روزہ داروں کو پکارا جائے گا پس وہ اس دروازہ میں سے داخل ہو جائیں گے ۔ جونہی آخری روزہ دار اس میں داخل ہوگا اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا اور اس میں سے اور کوئی داخل نہ ہوگا ۔

روزے کی عظیم الشان برکت

رمضان کے بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے وہ خود چاہتا ہے کہ کوئی مجھ سے مانگے میں اس کی دعا سنوں چنانچہ ان ایام میں خصوصیت سے بندے کی دعا قبول ہوتی ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّ فِیْ رَمَضَانَ لَمُنَادِیًا یُنَادِیْ مُنَادٍ بَعْدَ الثُّلُثِ الْاَوَّلِ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ اَلَا سَائِلٍ یَسْئَلُ فَیُعْطٰی اَوْ مُسْتَغْفِرٍ یَسْتَغْفِرُ فَیُغْفَرُ لَہٗ اَلَا تَائِبٍ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ

کہ رمضان کی ہر رات کے آخری حصہ میں ایک پکارنے والا فرشتہ پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اسکے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکی توبہ قبول کی جائے

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے تینوں عشروں کی خصوصی فضیلتوں کا یوں ذکر فرمایا ہے :-

وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ ۔

کہ ماہ صیام کا اول حصہ رحمت و مہربانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے ۔ گویا رمضان کے روزے اور خصوصی عبادات کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ہو جاتا ہے دوسرا عشرہ نئی روحانی زندگی کا علمبردار ہوتا ہے جس میں انسان کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں تیسرا عشرہ اسے اس قابل بناتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرے اور اس کے فضل کو اپنے اندر جذب کر لے

لیلۃ القدر اور اس کی خاص دعا

علاوہ ازیں جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے

کہ رمضان میں بہ کثرت سے معمول ایک ایسی رات بھی آتی ہے جسے ایک ہزار مہینوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ اس کے فیوض و برکات حاصل کرنے سے محروم رہ جانے والے کے بارے میں حضور فرماتے ہیں:

مَنْ حُرِمَ خَیْرُھَا فَقَدْ حُرِمَ۔ یعنی جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم رہا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔

اس رات میں خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ایک بار حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی پالوں تو میں اس میں کونسی دعا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا کر

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

کہ اے میرے مولیٰ تو بہت درگذر کرنے والا ہے اور درگذر کرنے کو پسند بھی فرماتا ہے میری التجا ہے کہ میرے گناہوں کو معاف فرما دے

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس رات کی فیوض و برکات سے فائدہ اٹھانے کا اپنے آپ کو مستحق بنالیں چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر میں آنے والی گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو اپنے اعمال کی رو سے اس کا مستحق ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ یہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء)

بلا شرعی عذر روزہ چھوڑنا

جہاں روزے رکھنے سے جسمانی اور روحانی فوائد ہیں سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب انسان کو حاصل ہوتا ہے وہاں بغیر شرعی عذر اور رخصت کے روزہ چھوڑنا بہت بڑا گناہ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ

کہ جو آدمی بغیر شرعی رخصت اور بیماری کے ایک روزہ بھی چھوڑتا ہے اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کی تلافی نہیں کر سکتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تو روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

نیز آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے روزہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کرے کہ

اے خدا یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔

(البدر جلد ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

الغرض یہ مہینہ خالصتاً ذکر الٰہی کا مہینہ ہے۔ اپنے دوسرے فرائض سے جس قدر ممکن ہو سکے وقت نکال کر قرآن پاک کی تلاوت اسی طرح احادیث نبویہ کے مطالعہ اور حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے میں گزارنا چاہیئے قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے کہ یہ چیز ہمیں خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ رہ کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔

(لیکچر لاہور لا الٰہ الا اللہ ص۳۰)

مضمون کے اختتام سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اس تحریک کا ذکر کر دوں جس کی طرف آپ ہر سال احباب جماعت کو توجہ دلایا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ انسان رمضان میں اپنے نفس کی اصلاح کی خاطر اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کرے کہ آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا پھر مرتے دم تک اس عہد کو نبھائے (کمزوری سے حضورؑ کی مراد فرائض میں سستی، چندوں میں کمی، جھوٹ، بدزبانی، بدسلوکی وغیرہ ہے) اسی طرح ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اپنی ذاتی دعاؤں پر ایسی دعاؤں کو فوقیت دیں جو نہ صرف ہمارے لئے اجر و ثواب کا موجب ہوں گی بلکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کا باعث بھی بنیں گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

جب (انسان) دوسروں کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

(الفضل ۸ اکتوبر ۷۳ء)

سو اس ضمن میں حضورؒ کی ارشاد فرمودہ حسب ذیل تین دعاؤں کو مقدم رکھیں:۔

۱۔ پاکستان کے استحکام اور سلامتی کے لئے دعا۔

۲۔ غلبہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دعا

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور فعال زندگی کے لئے دعا۔

اس کے علاوہ ہمیں چاہیئے کہ جماعت کے مبلغین احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کو بھی ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو بلاد افریقہ وغیرہ دنیا بھر میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی مہم میں مصروف ہیں۔ اسی طرح حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو حل فرمائے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان بابرکت ایام سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق دے ہم ان خوش نصیبوں میں سے ہو جائیں کہ جنہیں رمضان کے اجر میں خدا تعالیٰ کی رضا اور فضل حاصل ہو جائے

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۳ء

قائدین خدام الاحمدیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۳ء کے انتخاب ۱۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۷۳ء ہوں گے۔ قائدین اضلاع امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش ہے کہ نئے سال کے لئے قائد کا انتخاب اس عرصہ میں کروا کر مرکز کو اس کی رپورٹ بھجوائیں۔

بہ امید منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نئے قائدین سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ ۳۰ ستمبر کو ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ سب لجنات اپنا اپنا جمع شدہ چندہ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ اجتماع پر آتے وقت ساتھ نہیں آئیں گی۔ کیونکہ اس طرح آپ کا چندہ اس سال میں شمار نہیں ہو سکے گا۔

۲۔ سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۔ ۳۔ ۴ نومبر کو منعقد ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر لجنہ سے ایک نمائندہ کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوشش کریں کہ ایسی کوئی لجنہ رہ نہ جائے جس کی نمائندہ نہ آئے۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

امسال بھی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جائے گا۔ اس نمائش میں مجالس کی شرکت ضروری ہے۔ مجالس اس نمائش میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(منتظم صنعتی نمائش)

قائدین مجالس اپنی مجلس کی اگست کی رپورٹ جلد ارسال کریں (معتمد مجلس)

اعلانِ نکاح

(۱)

مورخہ ۱۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد دہلی دروازہ لاہور میں عزیزم مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مقیم انگلستان ابن محترم چوہدری شبیر حسین صاحب سعودی آف راولپنڈی کے نکاح کا اعلان عزیزہ محترمہ طاہرہ ایم اے سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم بابو انشاء اللہ خان صاحب تھارنٹن روڈ لاہور کے ساتھ مبلغ ۲۰ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ نے فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے اور اس کے نہایت ہی نیک اور اچھے اثرات اور ثمرات ظاہر ہوں۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور)

(۲)

میرے بیٹے عزیزم داؤد احمد کا نکاح مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۳ء کو سعید پارک شاہدرہ میں مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے عزیزہ عفت اسلام دختر چوہدری محمد اشرف صاحب ریٹائرڈ فارسٹ افسر شاہدرہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین۔ (نثار اللہ چک ۹ شمالی۔ پاکپتن)

احمدی والدین کی خدمت میں!

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے۔ احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں۔ خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" مکمل زبانی یاد کر لیا ہے؟

(ناظر تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ حفظ سالانہ اجتماع

امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ حفظ کے معیار حسب ذیل ہوں گے:-

۱۔ مقابلہ حفظ مابین حفاظ کرام

۲۔ مقابلہ حفظ غیر حفاظ کے درمیان جن کے لئے پارہ نمبر ۳۰ کی پہلی تین سورتیں حفظ کرنا ضروری ہوں گی۔

(مہتمم تعلیم)

درخواست ہائے دعا:

۱۔ میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف قاضی احمد ضلع نواب شاہ کو کراچی میں ایک بس کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے پیارے والد صاحب کو جلد شفا عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(رابعہ اللہ بنت ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب)

۲۔ محترم ڈاکٹر ظاہر سردار احمد صاحب آف کریالہ پکا ۹۷ کا چند دن ہوئے پتہ کا کامیاب آپریشن ہوا تھا لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

نصیر احمد سیکرٹری مال دھارو والی ملک ۳۴ گنجیوالہ

۳۔ میرا بھائی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے نیک مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد بخش پریذیڈنٹ حویلی لکھا ضلع گجرات)

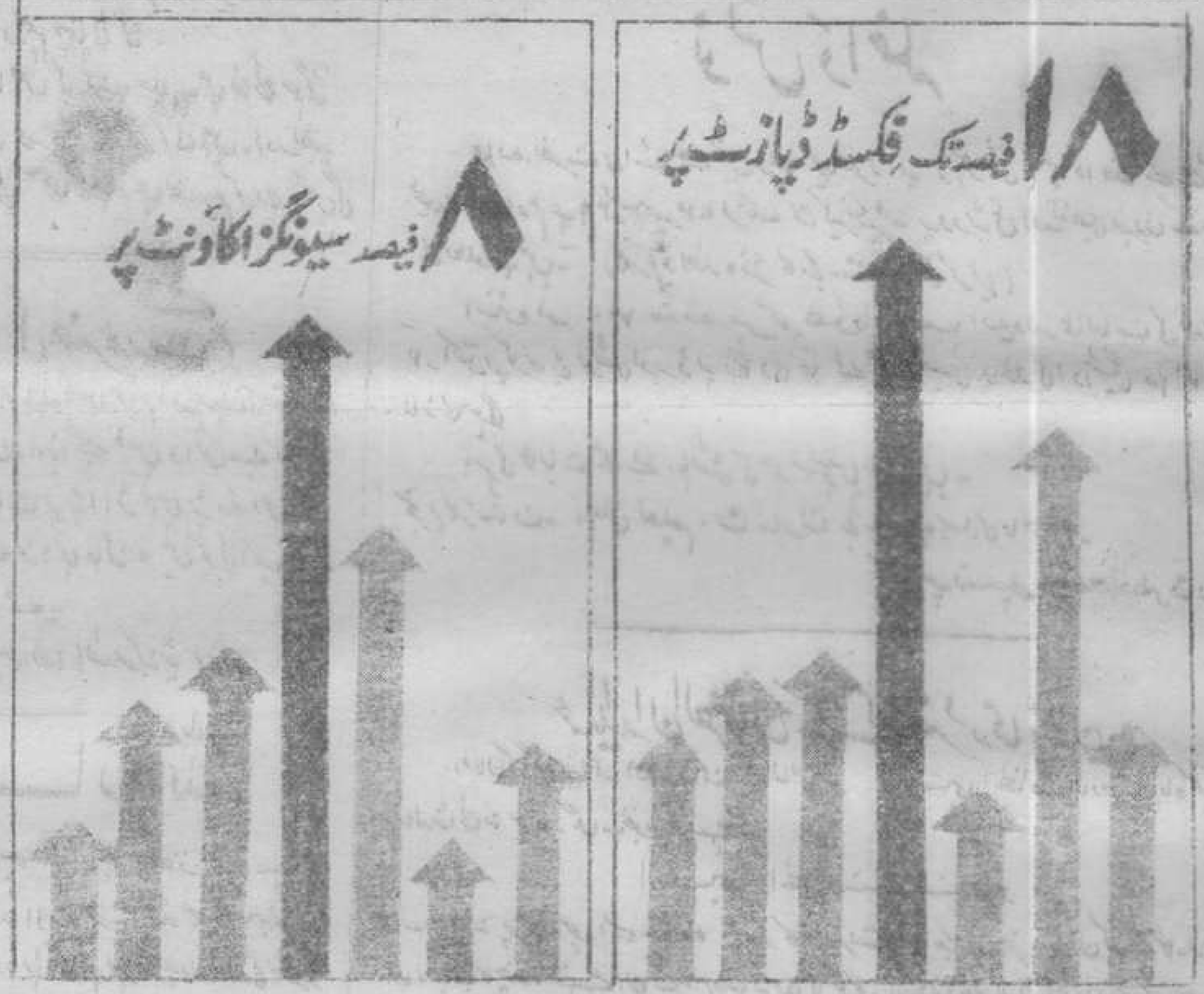

بے مثال منافع

سیونگز اکاؤنٹ پر	۸ فیصد
۳ سال کے ڈپازٹ پر	۱۰ فیصد
۷ سال کے بونس ڈپازٹ پر	۱۲ فیصد

سائیج ۔ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے

جب چاہیں نکلوا سکتے ہیں

نیشنل آئس سیونگز بینک

نیشنل سیونگز سنٹر اسلام آباد

گل گھوٹو جانوروں کا خاتمہ جسے دھکو بھی کہتے ہیں

کا وبا ملک میں پھیل رہی ہے ہر جانور کو ایک بیکٹیریا

خاتمہ روک

لطیفہ حفظ ماتقدم کھلائیں۔ ہمیشہ جانور کو محفوظ رکھیں

اکسیر گھوٹو

نمونہ بھی مفت ہے دو چار گھنٹہ ٹیکے کے وقت سے کھلائیں۔ جانوروں کی امراض کو رسالہ مفت طلب کریں

کیمیکل ایجنٹس کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی امدادی مساعی

متاثرین کو ضرورت کے مطابق دو ہزار روپے نقد تقسیم کئے

ایک ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات نے سیلاب کے آتے ہی ۴۰ خدام پر مشتمل مختلف وفود متاثرین کا جائزہ لینے کے لئے روانہ کئے۔ جائزہ میں یہ امر شدت سے سامنے آیا کہ متاثرین کی پہلی ضرورت خشک راشن ہے چنانچہ جماعت احمدیہ شادیوال نے جو خود بھی سیلاب سے متاثر تھی بہت عمدہ مثال قائم کی اور جذبہ ایثار سے کام لیتے ہوئے فوری طور پر حلقہ ار۔ تارا گڑھ۔ کوٹ نتھو۔ گورائے کے دیہات کے ۱۷۸ خاندانوں میں ۲۵ من آٹا ۲ من ۱۰ سیر دال ۲۰ سیر چاول چنے۔ دیا اور دیگر ضرورت کی چیزیں تقسیم کیں۔ بعض ضرورتمندوں میں ۳۵۸ روپے نقد تقسیم کئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات نے گورے کی۔ فوجیاں والی۔ تگے۔ اسد اللہ بیدی نو صد روپے نقد سے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کی۔ ان کے علاوہ بھی متاثرہ افراد کی نقدی اور دیگر اشیائے ضروریات سے مدد کی گئی۔ اور ہنوز مدد جاری ہے۔

سیلاب کے بعد ایک ہزار افراد کو مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

اس امر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ کتنے طلبہ ایسے ہیں جن کی کتب سیلاب میں ضائع ہو گئی ہیں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات نے بعض جماعتوں کی درسی کتب جمع کر لی ہیں۔ اور بقیہ جماعتوں کے لئے اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ جو انشاء اللہ العزیز مستحق طلباء میں تقسیم کر دی جائیں گی

صرف عزم اور ہمت کی ضرورت ہے

بلندیوں کو چھونے کے لئے ظاہری سامان کی بجائے اس عزم اور ہمت کی ضرورت ہوا کرتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل میں سموئے گئے ہوں۔ لہذا مجھے یقین واثق ہے کہ جملہ انصار گزشتہ دنوں کی آفات سماوی کا انصار اللہ کی مالیات پر برا اثر نہیں پڑنے دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور اکتوبر میں تیار کئے جانے والے نو ماہی جائزہ میں کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہیں رہے گی جو سو فی صدی اپنا بجٹ پورا نہ کرے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ نومبر منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہ کرم اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں۔ اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ گزشتہ سال ایک مجلس کی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑی بدمزگی پیدا ہوئی تھی۔ زعماء اعلیٰ / زعماء رجاء کو خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اسلام میں اختلافات کا آغاز

ماہ ستمبر و اکتوبر کے دوران خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" مقرر کی گئی ہے جو مرکز سے ۵۰ روپے میں دستیاب ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ حسب ضرورت بذریعہ وی پی کتب منگوا لیں۔ ڈاک خرچ بذمہ مرکز ہوگا۔ (مہتمم تعلیم)

اجباب نادار مریضوں کے علاج میں مدد دیں

(مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال جماعت احمدیہ کا قومی ادارہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قوم اور ملت کے نادار مریضوں کو علاج اور تشخیص کی یہاں پر بہت سہولت دی جاتی ہے دور دراز کے مریض علاج کے لئے آتے ہیں۔ اور اکثر استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے مفت علاج سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ کام صرف اس وجہ سے ممکن ہے کہ احباب جماعت اس کار خیر کے لئے ہسپتال کی مالی امداد فرماتے ہیں۔ اس سال سیلاب کی وجہ سے ہسپتال پر بوجھ زیادہ پڑا ہے خاکسار کی درخواست ہے کہ احباب نادار مریضوں کے علاج کے سلسلے میں خاص طور پر ہسپتال کی امداد فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم آر سی پی قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں نصرت ڈاریہ (آرٹس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۹ ستمبر ۷۳ء تک مع کیریکٹر۔ پروویژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔ (فارم داخلہ دفتر کالج سے حاصل کریں)

انٹرویو ۳۰ ستمبر کو ہوگا۔ منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲ اکتوبر کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔ فیس داخلہ کی ادائیگی ۳ نومبر تک لازمی ہوگی۔

باہر کی طالبات کے لئے رہائش کی جملہ سہولتیں میسر ہیں۔

تجربہ کار سٹاف۔ اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

خریداران الفرقان کے لئے ضروری اعلان

اعلان کیا گیا تھا کہ الفرقان کے خاص نمبر النبی الخاتم کی وجہ سے ماہ ستمبر کا رسالہ شائع نہ ہوگا۔ مگر اب تجویز ہوا ہے کہ

النبی الخاتم نمبر

جلسہ سالانہ پر طبع ہو۔ اس لئے ماہ ستمبر کا الفرقان بدستور خریداران کو ملے گا۔ ان شاء اللہ جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی پی ہوگا۔ ان دنوں رسالہ کی مالی کمزوری کے باعث احباب سے خاص تعاون کی توقع ہے۔

(منیجر الفرقان۔ ربوہ)

ہومیوپیتھک ملک بائیوکیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں

۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰۰ اور ایک لاکھ ۱۰۰

طاقت ملک ملک شرگر گولیاں ٹکیاں خالی شیشیاں اور ہومیو پیتھک بائیوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے مختلف فروشوں کے متوازی نرخوں پر ہم سے خرید فرمائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴